بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/گیارواں اجلاس

مباحثات 2009ء

(اجلاس منعقدہ 20/مارچ 2009ء بمطابق 22/ربیع الاوّل 1430ھ بروز جمعہ۔)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	چیئرمینوں کا پینل۔	2
3	وقفہ سوالات۔	3
4	رخصت کی درخواستیں۔	10
5	دُعائے مغفرت۔	11
6	تحریک التواء نمبر 1 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	14
7	تہنیتی قرارداد منجانب سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات)۔	17
	سرکاری قرارداد	
8	مشترکہ قرارداد نمبر 22 منجانب محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔	18

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 20/مارچ 2009ء بمطابق 22/ربیع الاوّل 1430ھ بروز جمعہ بوقت صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

يٰۤاَيُّهَاالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ o تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ط ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ o صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمِ ط

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الصف آیت نمبر ۱۰۔۱۱﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلادوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ وَمَاعَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ ط

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی رواں اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباطِ کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب سپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو رواں اجلاس کے لئے علی الترتیب صدرنشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

2۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

3۔ پیر عبدالقادر گیلانی صاحب۔

4۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ۔

وقفہِ سوالات

جناب سپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب اپنا سوال پکاریں۔

☆51 **میر ظہور حسین خان کھوسہ:** مورخہ 11/ نومبر 2008ء اور 9/ فروری 2009ء کا مئوخر شدہ

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ موجودہ ای ڈی او ضلع جعفر آباد کا تبادلہ ہو چکا تھا؟ لیکن یہ تبادلہ منسوخ کر دیا گیا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو موجودہ ای ڈی او کب سے مذکورہ ضلع میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور ان کا تبادلہ منسوخ کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟ نیز اب تک موجودہ ای ڈی او کی کارکردگی کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

نظام الدین مینگل (B-19) مورخہ 27/ جنوری 2003ء سے بحثیت ایکٹنگ ای ڈی او (تعلیم) ضلع جعفر آباد میں کام کر رہا ہے۔ مورخہ 9/ جنوری 2008ء کو انہیں یہاں سے ٹرانسفر کیا گیا لیکن 24/ جون 2008ء کو اسے اپنے عہدہ پر بحال کر دیا گیا تھا اور تب سے وہ اس عہدہ پر کام کر رہا ہے۔ مذکورہ تبادلہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات (Directives) محررہ 12/ مئی 2008ء پر منسوخ کیا گیا۔

جہاں تک نظام الدین مینگل کی کارکردگی کا تعلق ہے۔ انکے خلاف مختلف شکایات محکمہ ہذا کو موصول ہوئی ہیں جن کا تعلق مندرجہ ذیل امور سے ہے:۔

(الف) اختیارات کا ناجائز استعمال۔

(ب) بدعنوانی واقربا پروری۔

(ج) نااہلیت وغیرہ۔

موصوف کے خلاف NAB اور صوبائی محتسب کی عدالت میں غیر قانونی بھرتیوں کے سلسلے میں کارروائی ہوئی لیکن صوبائی محتسب نے انہیں ان الزامات سے بری الزمہ قرار دیا تاہم مذکورہ بالا الزامات پر ضروری دفتری کارروائی پہلے بھی عمل لائی جا چکی ہے اور اب بھی ان پر ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی Minister education answer taken as read , Any supplementary on 51.

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے اعتراف تو کیا ہے کہ بدعنوانی اقربا پروری اور نااہلیت۔ جن افسران نے ناجائز اختیارات کا استعمال کیا ہے انکے تبادلے تو ہوئے ہیں لیکن ان پر کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ ان کے خلاف بھی محکمانہ کارروائی کی جائے تا کہ ایسے لوگ ٹھیک ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب والا! ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے جو سوال پوچھا ہے اس کا تو میں نے جواب دے دیا ہے اس کے ساتھ کورٹ سے آرڈر بھی تھا لیکن میں نے اس آفیسر کو او ایس ڈی کیا ہوا ہے نظام صاحب اس کا نام ہے تو جناب والا! یہ اپنے اس جواب سے مطمئن ہیں جناب والا! محکمانہ کارروائی اسی صورت میں ہوتی کہ اگر کورٹ نے اس کی بحالی کے آرڈر نہ کئے ہوتے۔ کورٹ نے اس کو بحال کر دیا ہے اس لئے محکمانہ کارروائی کا جواز نہیں رہتا۔

جناب سپیکر: ظہور حسین خان کھوسہ صاحب! اگلا سوال پکاریں۔ یہ تو contempt of court ہوگا اگر ڈیپارٹمنٹ نے کوئی اور کارروائی کی۔

☆52 **میر ظہور حسین خان کھوسہ:** مورخہ 11 / نومبر 2008ء اور 9 / فروری 2009ء کا مئوخر شدہ

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

بوائز ڈگری کالج ڈیرہ اللہ یار میں خالی اسامیوں کی کل تعداد کسقدر ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

بوائز ڈگری کالج ڈیرہ اللہ یار میں منظور شدہ خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد خالی اسامی
1۔	ایسوسی ایٹ پروفیسر	B-19	01
2۔	لیکچرر	B-17	04
3۔	نائب قاصد	B-01	02
4۔	لیب اسسٹنٹ	B-07	01
5۔	سوئیپر / خاکروب	B-01	01

نوٹ:۔ ڈیرہ اللہ یار بوائز کالج ڈگری نہیں بلکہ انٹر کالج ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

Mr . Speaker: Answer be taken as read , Any supplementary on question 52 .

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب والا! ڈیرہ اللہ یار کی پوسٹیں حال ہی میں ایڈورٹائز ہوئی ہیں اور written test بھی ہوا ہے لیکن یہاں پر بتایا گیا ہے کہ نائب قاصد 2 ' لیب اسسٹنٹ 1 ' سوئیپر 1۔ لیکن دو نائب قاصد کی پوسٹیں وہاں ایڈورٹائز نہیں ہوئی ہیں یہ کب ایڈورٹائز کریں گے؟

جناب سپیکر: جناب! یہ تمام پوسٹیں بعد میں ایڈورٹائز کر دی گئی ہیں اور ان کے انٹرویو بھی ہو گئے ہیں اور خاکروب کی جو پوسٹ تھی already وہاں پر ایک خاکروب کام کر رہا تھا دوسرے کے لئے SNE بنائی ہے منظوری آ گئی ہے انشاء اللہ اگلے ایڈورٹائزمنٹ جو ہم یکم کے بعد دیں گے اس میں وہ بھی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ok.

Mir Zhoor Hussain khosa: Thank you very much.

جناب سپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنا اگلا سوال پکاریں۔

☆**53 میر ظہور حسین خان کھوسہ:** <u>مورخہ 11/نومبر 2008ء اور 9/فروری 2009ء کا مؤخر شدہ</u>

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

گرلز کالج ڈیرہ اللہ یار میں منظور شدہ خالی اسامیوں کی کل تعداد کسقدر ہے۔ نیز ان خالی اسامیوں کو کب تک اخبارات میں مشتہر کیا جائے گا تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

گرلز کالج ڈیرہ اللہ یار میں منظور شدہ خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد خالی اسامی
1۔	لیکچرر	B-17	06
2۔	نائب قاصد	B-01	01
3۔	لیب اسسٹنٹ	B-07	02

نوٹ:۔ لیکچررز کی اسامیوں کو بلوچستان پبلک سروس کمیشن مشتہر کرتا ہے جبکہ نائب قاصد اور لیبارٹری اسسٹنٹ کی خالی اسامیاں محکمہ کی جانب سے عنقریب مشتہر کی جائیں گی۔

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

Mr . Speaker: Answer taken as read , Any supplementary on question 53 .

میر ظہور حسین خان کھوسہ: گرلز کالج ڈیرہ اللہ یار کا جناب! نائب قاصد ایک ہے اور لیب اسسٹنٹ دو ہیں لیب اسسٹنٹ کے تو ٹسٹ ہوئے ہیں لیکن نائب قاصد کی پوسٹ ایڈورٹائز نہیں ہوئی ہے۔

وزیر تعلیم: جناب والا! اس کی بعد میں منظوری آئی ہے تو جناب! اس کا بعد میں ایڈورٹائز آ جائے گا۔اور وہاں کے مقامی لوگ یا جو بھی اس میں حصہ لینا چاہیں گے اس کی اجازت ہوگی۔

جناب سپیکر: ok جی میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنا اگلا سوال پکاریں۔

☆**58 میر ظہور حسین خان کھوسہ:** مورخہ 9/فروری 2009ء کا مئوخر شدہ

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

میر نبی بخش خان کھوسہ انٹر کالج حیر دین میں کلاسوں کا اجراء کب ہوا نیز مذکورہ کالج کے لئے منظور شدہ اسامیوں کی گریڈ وائز تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

میر نبی بخش خان کھوسہ انٹر کالج حیر دین کا اجراء تعلیمی سال 2002ء میں ہوا مذکورہ کالج کے لئے منظور شدہ اسامیوں کی گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد منظور شدہ اسامی
1۔	لیکچرر	B-17	08
2۔	ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن	B-17	01
3۔	لائبریرین	B-16	01
4۔	آفس اسسٹنٹ	B-11	01
5۔	لیبارٹری اسسٹنٹ	B-07	03
6۔	جونیئر کلرک	B-07	01
7۔	نائب قاصد/چوکیدار	B-01	04

وزیر تعلیم: جناب! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

Mr . Speaker: Answer taken as read , Any supplementary on question 58 .

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! اس میں چار نائب قاصد تین لیبارٹری اسسٹنٹ ہیں لیکن آفس اسسٹنٹ اور جونیئر کلرک کی ایڈورز ٹائز منٹ نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب! یہ تمام ہو چکی ہیں یہ چونکہ ایک ہی کیٹگری میں آتی ہیں یہ ایک سے نو گریڈ کی پوسٹیں بنتی ہیں اس لئے تمام ایڈورٹائز ہو چکی ہیں اور ان کے انٹرویو بھی ہو چکے ہیں اور آج کل میں اس کی فائنل لسٹ بھی ترتیب ہو جائے گی تو انشاء اللہ یہ ان کے علم ہے اور ان کے لوگوں نے وہاں انٹرویو دیئے ہیں تمام ساتھی یہاں کے مطمئن ہیں جو بھی وہاں پوسٹیں آئیں گی باقاعدہ اس کا اشتہار اخبار میں ہوا کرے گا اس کے بعد اوپن میرٹ پر۔ جو بھی پوسٹ ہو گی میرٹ پر ہو گی جو بھی آئے گا میرٹ پر آئے گا اور اس کو جاب ملے گا۔

جناب سپیکر: ok.

میر ظہور حسین خان کھوسہ: شکریہ!

جناب سپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنا اگلا سوال پکاریں۔

☆59 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال محکمہ تعلیم میں مختلف نوعیت کی متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ہر قسم کی تمام تعیناتیوں کی تفصیل دی جائے۔ تعینات کردہ افراد کے نام مع مکمل کوائف کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ اسامیاں قواعد وضوابط کے تحت مشتہر ہوئی تھیں۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو مشتہر کردہ اخبارات کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) موجودہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال محکمہ تعلیم (کالجز سیکشن) میں 177 مرد لیکچررز اور 92 خواتین لیکچررز B-17 کی تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ تعلیم (کالجز سیکشن) میں اپریل 2008ء تا حال تعینات شدہ مرد وخواتین لیکچررز کی فہرست

ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ان اساتذہ کی کم از کم تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں ماسٹر ڈگری ہے۔ یہ تعیناتیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعے میرٹ کی بنیاد پر عمل میں لائی گئی ہیں۔ محکمہ تعلیم (کالجز سیکشن) میں لیکچررز کے سوا دیگر کسی نوعیت کی تعیناتی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

Mr . Speaker: Answer taken as read , Any supplementary on question 59 .

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی جعفر خان مندوخیل!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ جوانہوں نے یہاں دیا ہوا ہے امیدوار۔اس میں جوانہوں نے بھرتی کئے ہوئے ہیں ان کی لسٹ میں ہے کہ پی ٹی سی یا ایف اے کوالیفکیشن ہے نمبر یہ ہے لیکن ریمارکس میں ہے تمام فیک پی ٹی سی' میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو فیک پی ٹی سی ہے اس کی آپ نے کیا کارروائی کی ہے آیا ان کو ملازمت پر لگایا ہے یا ملازمت سے نکالا ہے یا بدستور ملازمت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر! جناب جعفر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جو لسٹ دی ہے اس میں جو کچھ appointments ہیں ان کے سامنے آپ نے لکھا ہے کہ جعلی ان کی پی ٹی سی ہے جو ایک ٹیچر کا امتحان ہوتا ہے یا کوالیفکیشن ہے جعلی ہے تو کیا ان امیدوار اساتذہ کو اب تک نوکری پر رکھا ہوا ہے یا کوئی کارروائی کی ہے؟

وزیر تعلیم: جناب! ان کو فارغ کیا ہے۔جن کی سندیں اصل ہیں میرٹ پر ہم نے رکھے ہیں اور جن کی جعلی سندیں ہیں ان کو تو سزا ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ کہہ رہے ہیں کہ جن کی جعلی سندیں ہیں ان کو نوکری سے نکال دیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: کیا صرف ان کو نوکری سے نکالا ہے۔اس کے بعد آپ نے کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر تعلیم: میں نے اور کوئی کارروائی نہیں کی ہے 98ء سے ان کو نکالا ہے۔98ء میں جن کی جعلی سندات تھیں ان کو نکال دیا گیا تھا۔میرے ٹائم میں کوئی ایسا کیس نہیں آیا ہے کہ کسی نے جعلی ڈگریاں پیش کی ہوں۔ چونکہ پہلی ایڈورٹائزمنٹ میں نے ابھی دی ہے جن کے انٹرویو ہو چکے ہیں جو کمیٹی ہے اس کا چیئرمین ہے وہ اس کو فائنل ترتیب دے گا اور جو لوگ میرٹ پر آئیں گے ان کو نوکریاں ملیں گی فیک ڈگری کو اس میں ہم قطعاً شامل نہیں

کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اس کے لئے آپ نے کیا سسٹم کیا ہوا ہے کہ ڈاکومنٹس کی پہلے تصدیق ضروری ہے کہ جو ڈاکومنٹس انہوں نے پہلے دیئے ہیں ان کی تصدیق ہو جائے اصلی ہیں یا نہیں جو کوالیفکیشن ہوتی ہے میٹرک یا ایف اے ان کی اصل سند ہے یا جو دوسری سندیں ہیں وہ اصلی ہیں اس کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے تاکہ آئندہ یہ دوبارہ repeat جعلی سندیں نہ ہوں۔

وزیر تعلیم: اس میں آپ تمام ساتھیوں کا تعاون چاہیئے ہوگا آج بھی میٹنگ ہوگی شیخ جعفر خان مندوخیل کی بات بالکل صحیح ہے کہ اگر غلط ڈگری سے لوگ آ جائیں گے تو ایجوکیشن کا بیڑا غرق ہو جائے گا پہلے سے بیڑا غرق ہے پھر بالکل تباہ ہو جائے گا میں سمجھتا ہوں اس کو فعال بنانے کے لئے تمام ممبروں کا مجھے تعاون چاہیئے ہوگا کہ وہ جن لوگوں کو recommend کریں وہ پڑھے لکھے لوگ ہوں میرٹ پر ان کی appointments ہوں اس میں مداخلت کم سے کم ہوگی تو میں سمجھتا ہوں اچھے ٹیچر سامنے آئیں گے آج شام کو جو کیبنٹ کی میٹنگ ہے اس میں یہ ایک ایجنڈا ہے تو میں کہتا ہوں ہمارے وقت میں اس موجودہ اسمبلی کے وقت میں انشاء اللہ بہترین نظام ہم ایجوکیشن کو دیں گے۔

جناب سپیکر: ok

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! دوسری سپلیمنٹری میری یہ ہے کہ آخری صفحہ پر دیکھ لیں ۔ Candidates recommended as JET by the Distt. requirement againts six available vacancies minimum qualification . جو برائے سادات العلما ہیں اس میں چھ پوسٹ ہیں لیکن جو رکمنڈیشن آئی ہے وہ صرف ایک کنڈیڈیٹ کی آئی ہے بقایا کا میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ بقایا کو کیوں نہیں رکھا گیا ہے آیا وہ کنڈیڈیٹ نہیں تھے؟ میرے خیال میں جب ایک معلم کی پوسٹ آتی ہے تو سینکڑوں امیدوار ہر ممبر کے پاس ہوتے ہیں۔

وزیر تعلیم: معلم کی پوسٹ، ہمارے پاس پہلے سے معلم ان کالجز اور سکولوں میں موجود تھے اب جو کیڈٹ کالج کے لئے ایڈورٹائزمنٹ آئی ہے پشین، جعفر آباد اور قلعہ سیف اللہ کے لئے اسمیں جو کوالیفائی کریں گے اس کے دو طریقے ہیں قرآن، حدیث اور ناظرہ کی جو اسلامی تعلیمات حاصل کی ہونگی اس حوالے سے ہوگی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اس میں تو ہمارے علمائے کرام پورے نہیں اترتے ہیں۔

وزیر تعلیم: اس میں جو ہمارے غیر سیاسی علمائے کرام اچھے ہیں وہ کافی دین سے واقفیت رکھتے ہیں جن کے

سیاسی عزائم نہیں ہیں سیاسی علمائے کرام کا میں نہیں کہتا یہ جو علمائے کرام ہم بھرتی کرتے ہیں یہ صرف قرآن اور دین کی تعلیم دینے کے لئے بھرتی کرتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: ابھی میں نے جناب! آپ سے پوچھا ہے کہ ایک کنڈیڈیٹ کی رکمنڈیشن ہوئی ہے باقی پانچ کی کیوں نہیں ہوئی ہے؟ یہ جو آخر میں دیا ہوا ہے۔

وزیر تعلیم: اگلی ایڈورٹائزمنٹ اس میں یہ پوسٹیں آ رہی ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: کیا اگلی ایڈورٹائزمنٹ میں ہم یہ امید رکھیں کہ سو فیصد میرٹ پر تعیناتی ہوگی اور تمام ڈاکومنٹس کی صحیح جانچ پڑتال ہوگی؟

وزیر تعلیم: انشاءاللہ تعالیٰ میری یہ کوشش ہوگی کہ صوبائی اسمبلی کے جو ہمارے ممبران ہیں جو صوبائی کمیٹی بنے گی وہ اپنے علاقے کی سلیکشن کمیٹی کے ممبر بنیں گے تو ظاہر بات ہے کہ وہ جب ممبر ہونگے دیکھیں گے کہ کوئی غلط بھرتی تو نہیں ہو رہی ہے جب کوئی غلط بھرتی ہوگی تو وہ اس کو چیلنج کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! اس سے اور کیا بڑی یقین دہانی ہوگی اب آپ منسٹر صاحب کو بخش دیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میں یہاں ایک تجربہ کی بات کر دوں اگر میرٹ پر کرنا ہے تو ہم سے دور رکھیں۔

وزیر تعلیم: جناب! میرٹ ہم ضرور رکھیں گے چاہے آپ اس کو رکمنڈ کریں یا کوئی اور ہو میرٹ ضرور ہوگا۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! منسٹر صاحب بہت مثبت جواب دے رہے ہیں جعفر صاحب we all must appreciate it .

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں اس کو appreciate کر رہا ہوں۔ لیکن یہ بتا رہا ہوں کہ بھائی اس میرٹ کو ایجوکیشن میں ضرور برقرار رکھا جائے اگر ہم اور نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اس سے ہماری قوم کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: تو وزیر صاحب بتا رہے ہیں کہ ہم سب مل کر کوشش کریں گے اس کا ساتھ دیں گے۔

وقفہ سوالات ختم، سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں بعد میں پوائنٹ آف آرڈر ہونگے ٹھیک ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): میر غلام جان بلوچ صاحب وزیر ماحولیات، اپنے حلقے کے دورے پر ہیں رواں اجلاس کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی صاحب وزیر مواصلات و تعمیرات، اسلام آباد کے دورے پر گئے ہوئے ہیں انہوں نے آج

کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر عبدالرحمٰن مینگل صاحب وزیر معدنیات ذاتی مصروفیات کی وجہ سے کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی صاحب وزیر جی ڈی اے ؍ بی سی ڈی اے کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

مسز شاہدہ رؤف صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی وجہ سے رواں اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر امان اللہ نوتیزئی صاحب وزیر ٹرانسپورٹ کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

انجینئر زمرک خان صاحب وزیر مال نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر شاہنواز مری صاحب وزیر کھیل وثقافت نے ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب محمد یونس ملازئی صاحب وزیر اطلاعات نے سرکاری مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسفندیار کاکڑ صاحب نے ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر بختیار خان ڈومکی صاحب اپنے حلقے کے دورے پر ہیں انہوں نے تمام سیشن کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر قمبر علی گچکی صاحب وزیر حیوانات ناسازی طبیعت کی وجہ سے کوئٹہ کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں انہوں نے ایک ہفتہ کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

جناب سپیکر: جی عبدالصمد!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات وجنگلی حیات): جناب! پچھلے دنوں پشین کے ایک مدرسے پر جو

خودکُش حملہ ہوا تھا اس میں تین علماء شہید اور باقی زخمی ہوئے تھے ان کے لئے دعا پڑھی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! دعا کرائیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: قرارداد آئے گی تحریک التواؤں کے بعد۔ جی۔

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): جناب سپیکر! موجودہ گورنمنٹ نے وزیراعظم پاکستان نے اقلیتوں کے لئے پانچ پرسنٹ کوٹہ مختص کیا ہے جس پر اُنہوں نے تین تاریخ کو اپنی next statement میں بھی کہا کہ اقلیتوں کو مختص شدہ کوٹہ کے حساب سے ملازمتیں دی جائیں۔ یہاں پر میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 177 وہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کس سے پوچھ رہے ہیں؟

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): وزیر صاحب سے کہ اِس میں اقلیتوں کو کیا accommodate کیا گیا ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جارج جعفر صاحب! آپ میری بات سُنیں۔

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): جی جی۔

Mr . Speaker: You are a minister of Cabinet , you can't ask supplementary questions , please .

پہلے آپ ممبر تھے . Now you are a part of Cabinet, please .جی۔

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): That is o.k. ۔لیکن یہ دیکھیں جی اسمبلی میں اب بات کون کرے گا؟ میں ہی اقلیت کا یہاں نمائندہ بیٹھا ہوں تو مجھے ہی یہ بات کرنی ہے۔ضرور اگر میں منسٹر ہوں لیکن اِسکا مطلب یہ نہیں کہ میں نہیں بولوں۔

جناب سپیکر: جارج جعفر صاحب! اسمبلی کا ایک طریقہ کار ہے۔

جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر): دیکھیں جی پانچ پرسنٹ کوٹہ جو اقلیتوں کے لئے مختص کیا گیا ہے اُس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جناب جعفر مندوخیل صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 2 پیش کریں۔

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی راحیلہ صاحبہ!

وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ: جناب سپیکر میں تمام خواتین کی طرف سے یہ فلور پر لانا چاہتی ہوں کہ پرسوں ہماری جو ایکٹنگ وائس چانسلر ہیں ویمن یونیورسٹی کی' اُن کے گھر پر دستی بم سے حملہ کیا گیا۔ ہم ایک روایتی معاشرے میں رہتے ہیں خواتین پر اِس قسم کے حملوں کی ہم تمام خواتین مذمت کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی It has come on the record, the government will take note on this .۔ جی جعفر صاحب آپ اپنی تحریک التواء نمبر 2 پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب سپیکر! میں اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا گنجان آباد شہر ہونے کے علاوہ ترقی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں جعفر صاحب آپ کی تحریک التواء کوئی اور ہے پی آئی اے کے متعلق ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: پی آئی اے کے متعلق بھی الگ آ جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ آپ' ابھی جو میرے پاس ایجنڈا میں ہے۔ ایک منٹ ایک منٹ۔ جعفر صاحب یہ پی آئی اے کے متعلق ہے ناں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: نہیں سر! یہ کراچی شہر میں جو پٹھانوں کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں آج کے ایجنڈا میں پی آئی اے کے متعلق ہے آپ کی تحریک التواء۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: سر! وہ مجھے نہیں ملی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: نہیں ملی ہے اُس کو پھر کل رکھ لیں۔ سر! اگر اس کو آج۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا اِس کو clear کر دیتے ہیں ناں۔

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر! ٹیبل پر نمبر one ہے تحریک التواء۔

جناب سپیکر: یہ کون سی ہے لاء منسٹر صاحبہ!

Minister for Law & Parliamentary Affairs: The one Jaffar Sahib will be...... ۔ جی نہیں۔

جناب سپیکر: کس سے متعلق ہے پی آئی اے سے متعلق ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی نہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔دیکھیں یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی غلطی ہے. I am sorry for that آپ پیش کریں اپنی تحریک التواء جو آپ پڑھ رہے ہیں۔

تحریک التواء نمبر 1

شیخ جعفر خان مندوخیل: Thank you جناب سپیکر! تحریک یہ ہے کہ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا گنجان آباد شہر ہونے کے علاوہ تجارتی مرکز بھی ہے۔ جہاں پچاس لاکھ سے زائد پشتون مختلف روزگار کے سلسلے میں آباد و رہائش پذیر ہیں۔جنہیں طالبان کے نام سے کراچی سے بالعموم وہاں آباد مہاجر حلقوں سے بالخصوص اپنے جاری کاروبار ہوٹلوں، دکانوں اور دیگر کاروبار وغیرہ سے بے دخل کیا جارہا ہے۔جن میں صوبہ بلوچستان کے ضلع کوئٹہ، پشین، قلعہ عبداللہ اور دیگر اضلاع کے افراد بھی شامل ہیں۔ چونکہ یہ اقدام پاکستان کے وفاق کی وحدانیت کے برخلاف صوبائی تعصب پھیلانے کی در پردہ سازش ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک التواء پیش ہوئی۔آپ اِس کی admissibility پر کچھ بات کرنا چاہیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ داستان بڑی پرانی ہے آپ اِس کا گواہ ہیں کیونکہ آپ کا بھی علاقہ کراچی کے قریب ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔اِس کی ابتدا 1985ء میں ہوئی تھی۔پہلی مرتبہ جب مہاجر قومی موومنٹ بنی تھی تو پشتونوں کی نسل کشی کرنے کی کوشش کی گئی کُشت وخون کیا گیا عورتوں کو بے عزت کیا گیا۔اُس کے بعد 1993ء میں پھر دوبارہ یہ شروع ہوا لیکن اُس وقت محترمہ بینظیر بھٹو کی گورنمنٹ نے اِس کے اُوپر کوشش کی نصیر اللہ بابر صاحب نے امن وامان کی ذمہ داری سنبھالی اور اِن فسادات کو کنٹرول کیا۔12 مئی 2007ء کو جسٹس افتخار محمد چوہدری جب کراچی آرہے تھے تو وہاں جلوس پر اُنہوں نے فائرنگ کی جس میں اکثریت پٹھان شہید ہوئے۔ جولائی 2008ء سے لیکر کے آج تک مہاجر علاقوں میں جو بھی لوگ آباد ہیں dominated مہاجر dominated areas میں جو بھی لوگ آباد ہیں وہاں اکثریت جو چھوٹے موٹے کاروبار کرتی ہے ٹال ہوتے ہیں، چائینکی ہوٹل ہوتے ہیں، کھانے پینے کے ہوٹل ہوتے ہیں، وہاں پر اُن کو طالبان کے نام پر بے دخل کیا جاتا ہے۔میں آپ کو ثبوت provide کردوں گا۔ایسے لوگوں کو بے دخل کیا گیا ہے جو کہ افغان

مسئلے سے پہلے کے وہاں پر آباد ہیں پچاس سال ہوئے ہیں وہ وہاں پر آباد ہیں۔ اُن کو اِس نام پر کہ بابا جاؤ یہ جائیداد خالی کرلو۔ اگر کروڑ روپے کی جائیداد ہے تو دس لاکھ روپے لے کر کے چلے جاؤ۔ اِس طرح دو سے ڈھائی ہزار خاندان ابھی تک اُنہوں نے dominated areas سے بے دخل کیئے ہیں۔ اور اِس جگہ پر یہ سلسلہ نہیں رُکا اُس پر پھر کئی فسادات ہوئے۔ کئی لوگ مارے گئے۔ برملا ایم کیو ایم کے لیڈر صاحبان نے یا اُن کے قائد صاحب نے ہمیشہ پٹھانوں کو طالبانائزیشن کے نام پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اگر کوئی وہاں طالبان گئے ہوئے ہیں یا آباد ہوئے ہیں میں اُن کی defend نہیں کرتا ہوں لیکن وہ بھی گورنمنٹ کا کام ہے۔ نہ کسی نسلی یا لسانی تنظیم کا کام ہے کہ وہ پٹھانوں کے خلاف کارروائی کرے۔ کل بلوچوں کے خلاف کارروائی شروع کردے۔ پرسوں سندھیوں کے خلاف کارروائی شروع کردے۔ یہ کسی ایک مخصوص نسل کی ایک زبان بولنے والوں کی اجارہ داری نہیں ہے کہ وہ طالبان کو ختم کریں یا طالبان کے خلاف کارروائی کریں۔ بلکہ طالبان کو بہانہ بنا کر کے سب سے بڑی آبادی جو وہاں کراچی میں ہے۔ میں بتا رہا ہوں کہ پہلے اُس کو target بنایا گیا ہے تاکہ ان کو کراچی سے نکال دیا جائے۔ پھر یہ فلور آف دی ہاؤس پر میں کہوں گا اگر خدانخواستہ اِس میں یہ کامیاب ہو گئے تو دوسرا نشانہ اُن کا پنجابی ہوگا۔ تیسرا نشانہ اُن کا بلوچ ہوگا۔ چوتھا نشانہ اُن کا سندھی ہوگا۔ ایک نسلی فسادات شروع کرنے کا۔ 1985ء میں کدھر تھے طالبان جب 1985ء میں یہ چیزیں شروع کی گئی تھیں۔ آج جو حالت وہاں بنی ہوئی ہے۔ ہمارے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ پرسوں بھی مجھے چمن کا ایک وفد بہت بڑے لوگ اُس میں آئے تھے۔ میں نے کہا خدا کے لئے آپ کی حکومت ہمارے لئے کوئی stand اُٹھائے وہاں آواز بلند کرلے۔ کیسے ایک لسانی تنظیم وہ ہم لوگوں کو مار رہی ہے بے دخل کر رہی ہے۔ اور سندھ گورنمنٹ وہ خاموش تماشائی بیٹھی ہوئی ہے کیونکہ وہ اِس کا ایک coalition partner ہونے کی وجہ سے لحاظ داری کر رہی ہے۔ لہٰذا میں نے یہ کہا کہ اِس کے اُوپر تمام ممبران جو اسمبلی میں موجود ہیں اِس پر بحث کریں۔ اِس کی details سامنے لے آئیں۔ پھر صوبائی حکومت کو ہم کوئی مشورہ دیں گے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ اِس وجہ سے یہ میری تحریک التواء ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر گورنمنٹ کا مؤقف پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولانا صاحب! گورنمنٹ کا مؤقف لاء منسٹر سے سُن لیں پھر آپ بات کرنا چاہیں ٹھیک ہے۔ یا آپ ہی گورنمنٹ کا مؤقف پیش کریں۔

سینئر وزیر: شکریہ جناب سپیکر! جو تحریک التواء جعفر خان صاحب نے لائی ہے یا جس معاملے سے متعلق ہے میرے خیال میں بہت اہمیت کی حامل تحریک التواء ہے۔ جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ ملک پہلے سے ایک ایسی بحرانی کیفیت میں ہے بہت سنجیدہ حلقوں کی طرف سے یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ ملک ٹوٹ جائے گا ملک ٹوٹنے والا ہے۔ یہ وحدتوں کے لئے نقصان ہے۔ اِس قسم کی باتیں آپ کے ملک کے اندر پہلے سے موجود ہیں۔ اور اِس سے پہلے تو باتیں ہوتی تھیں لیکن اب سنجیدہ حلقوں کی طرف سے اِس قسم کے خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تو جناب سپیکر! اِس وقت اور ایسی حالت میں اگر کسی بھی حوالے سے بلوچستان کے لوگوں کو یا بلوچستان سے تعلق رکھنے والے لوگ چاہے وہ بلوچ ہوں پنجابی ہوں پٹھان ہوں جس بھی زبان سے تعلق رکھتے ہوں لیکن جناب سپیکر! اگر اُن کو یہاں، یہاں اُن کے لئے روزگار کے کوئی مواقع نہیں ہیں اِن کے ساتھ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں یا یہاں محرومیوں کی بنیاد پر جو ایک بہت بڑی تحریک اور مزاحمتی تحریک کی شکل اختیار کر جائے جناب سپیکر! اور اِنہی باتوں کی بنیاد پر اور کوئی اس سے غرض نہیں ہے کہ ہم اپنے حقوق سے محروم ہیں اور ہمیں وہ مواقع میسر نہیں ہیں جو کہ ایک عام پاکستانی کے لئے ایک عام شہری کے لئے جو بنیادی حقوق ہیں وہ ہم سے سلب کیے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر! پہلے سے ہماری اپنی سرزمین پر ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ لیکن اگر یہ لوگ کسی نہ کسی حوالے سے یا محنت کے حوالے سے اپنے گھر بار کو چھوڑ کر اپنی سرزمین کو چھوڑ کر اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کسی دوسرے صوبے میں جائیں۔ جبکہ انہیں نہیں جانا چاہیئے کیونکہ ہمیں اپنے صوبے اپنے گھر کے اندر وہی بنیادیں سہولتیں میسر ہونی چاہیئے تھیں جیسا کہ دوسرے صوبوں کو میسر ہیں تو کون بیوقوف ہے جو اپنے بچوں کو چھوڑ کے دوسرے صوبوں میں جائے گا لیکن جناب سپیکر! بدقسمتی یہ ہے کہ اگر ہم یہ بھی برداشت کرتے ہیں اور اِسکے بعد پھر جب ہم پنجاب کی طرف جائیں گے تو وہ لوگ بھی ہمیں بری نظر سے دیکھیں گے اگر ہم صوبہ سرحد کی طرف یعنی وہاں بھی ہمیں لوگ کسی نہ کسی طرح نشانہ بنائیں گے۔ جناب سپیکر جیسا کہ جعفر خان صاحب نے اپنی تحریک التواء میں ذکر کر دیا ہے کہ ایک بہانہ تلاش کر رہے ہیں کہ طالبانائزیشن۔ اب یہ سوچیں جناب سپیکر! اخبارات میں آپ دیکھ رہے ہیں یعنی اب ہم جائیں کدھر۔ بلوچستان کے لوگ اُن کے لئے کوئی ٹھکانہ ہے وہ کدھر جائیں۔ جب اپنے گھر میں اُن کے لئے جو اُن کا حق ہے وہ نہیں دیا جا رہا ہے جب گھر سے باہر جاتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ فلاں ایک بہانہ تلاش کرتے ہیں۔ جب ہم گھر واپس آ جاتے ہیں جناب سپیکر! تو آپ اخبارات میں دیکھیں کہ ڈرون حملے وہاں پر ہو رہے ہیں امریکہ ہمیں نہیں چھوڑتا ہے۔ اب یہاں اپنے گھر میں ہمیں حق نہیں دیا جا رہا ہے۔ جب ہم ڈر کی وجہ سے اگر واپس گھروں میں آ جائیں تو یہاں

ہمارے اُوپر ڈرون حملوں کی تیاریاں ہورہی ہیں۔تو اب ہم جائیں کدھر جناب سپیکر! یہ بہت بڑی اہمیت کا حامل معاملہ ہے اِس تحریک التواء کومنظور کرکے اور اِس پر بحث کی جائے اور ہم دنیا سے اور فیڈرل گورنمنٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ بلوچستانیوں کے لئے کہ وہ کریں کیا وہ کدھر جائیں۔تو جناب سپیکر! اِس کو بالکل منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ جو اِس تحریک التواء کو دو گھنٹے بحث کے لئے منظور کرنے کے حق میں ہیں They may rise their hands, please. تحریک التواء دو گھنٹے بحث کے لئے منظور ہوئی۔ مورخہ 21/مارچ 2009ء کے اجلاس میں اِس تحریکِ التوء پر بحث ہوگی۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب! مختصر سی گزارش ہے میں خود ذرا late آیا۔

جناب سپیکر: جی Labour Minister is on point of order

وزیر محنت وافرادی قوت: میری مختصر سی گزارش ہے۔میں تو خود لیٹ آیا۔میرے خیال میں کسی اور ساتھی کو بھی خیال نہیں آیا۔ہمارے ڈپٹی سپیکر محترم کی بھابھی فوت ہو چکی ہیں انکے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! دعا کرائیں؟ (دُعائے مغفرت کی گئی)

شیخ جعفر خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی Jaffar Khan is on point of order

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں ایک چیز کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔وزیر اعلیٰ صاحب نے چیف سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی ہے کہ محکمے کے سیکرٹریز اجلاس کے دوران حاضر رہیں۔چیف سیکرٹری نے circular بھی جاری کیا ہے لیکن سیکرٹریز حاضر نہیں رہتے ہیں۔پوری گورنمنٹ یہاں ہے اسمبلی یہاں ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! ہم نے اس چیز کا نوٹس لیتے ہوئے چیف سیکرٹری صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کے آفس کو خط لکھا تھا وزیر اعلیٰ صاحب سے اور چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں گے کہ انکے احکامات پر کیوں سیکرٹری صاحبان عمل نہیں کرتے وزیر اعلیٰ صاحب سے اجلاس کے بعد بات کریں گے۔

سردار اسلم بزنجو وزیر برائے آبپاشی و برقیات اپنی قرارداد پیش کریں۔

تہنیتی قرارداد

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): یہ ایوان عدلیہ کے بحران کو انتہائی خوش اسلوبی سے حل کرنے اور چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار محمد چوہدری و دیگر جسٹس صاحبان کی بحالی کے امر پر اطمینان کا اظہار

کرتے ہوئے وفاقی حکومت، تمام سیاسی پارٹیوں، الیکٹرونک میڈیا اور پریس کے بشمول وکلاء برادری اور سول سوسائٹی کی کوششوں پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہے۔ نیز اس بحران کے دوران بلوچستان کے رسم و رواج اور روایات کو بروئے عمل لاتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی کے مصالحتی کردار ،دوراندیشانہ اور مدبرانہ کوششوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

جناب سپیکر: قرارداد پیش ہوئی۔ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ، محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ اور ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ صوبائی وزراء میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 22 پیش کریں۔

سرکاری قرارداد

مشترکہ قرارداد نمبر22

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اس وقت پاکستان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسی عورتوں کی ہے جو کسی فیکٹری یا کارخانے میں جانے کی بجائے گھر بیٹھ کر ٹھیکیدار سے کام لیکر اپنی آمدنی کماتی ہیں۔ وہ یہ کام ٹھیکیدار سے لیتی ہیں یا خود سے چھوٹا موٹا کاروبار کرتی ہیں۔ ان عورتوں کا معاشی استحصال دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بے حد ضرورت کے تحت یہ کام کر رہی ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ ان کے پاس ایسا ہی کام کرنے والی دوسری عورتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کے عام طور پر مواقع نہیں ہوتے۔ دس بارہ گھنٹے روزانہ کام کرنے کے بعد ان کی آمدنی 500/600 روپے ماہانہ سے زیادہ نہیں ہوتی لیکن وہ اپنی صحت کو داؤ پر لگا کر ایسے حالات میں کام کرنے پر مجبور ہوتی ہیں چونکہ ملکی اعداد و شمار میں انکی صحیح عکاسی نہیں ہوتی اور نہ ہی لیبر فورس کے زمرے میں آنے کے باعث ان کو لیبر قوانین کا تحفظ حاصل ہے ملک میں اس وقت گھر بیٹھ کر کام کرنیوالی ایسی محنت کش عورتوں کی تعداد دوسرے سارے شعبوں میں کام کرنے والی ان خواتین کے مقابلے میں زیادہ ہے جو لیبر فورس کے زمرے میں آتی ہیں۔ جس کا ایک خطرناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں غربت ختم نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی جائے گی چونکہ اس غربت میں شامل افراد ہماری نظروں سے اوجھل ہیں جسکی وجہ سے نہ ان کیلئے کوئی پالیسی بنے گی نہ پروگرام بنیں گے اور نہ ہی وسائل مختص کئے جائیں گے۔ ایسے حالات میں ایک بے لگام غربت کے پیش خیمہ کا باعث ہونا ایک فطری امر ہے۔ اگر ہمیں اس بھیانک انجام سے پاکستان کو بچانا ہے یا پاکستان کو صحیح معنوں میں ترقی دینا مقصود ہو تو ایسے سارے محنت کش مرد خصوصاً محنت کش خواتین بحیثیت ورکر لیبر فورس کے

قانون کے زمرے میں شامل کئے جائیں ان کی ترقی کے لئے کچھ وسائل رکھے جائیں تا کہ انہیں لیبر قوانین کے تحت تحفظ دیا جاسکے۔

جناب سپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 22 پیش ہوئی۔محترمہ پہلے اس پر movers میں سے کوئی بھی اس کی admissibility پر بات کریں۔آپ mover ہیں نہیں۔جی پہلے movers میں سے کسی کو کہوں اس کی admissibility پر بات کریں پھر میں آپکو وقت دیتا ہوں۔جی محترمہ غزالہ گولہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): جناب سپیکر! جسطرح سے ہماری منسٹر آف لاء نے پوری detail سے بتایا تو ہم اس کی تائید میں اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔کیونکہ ہماری نصف سے زیادہ آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔اور ہمارے آئین کے مطابق سارے شہریوں کو برابری کے حقوق حاصل ہیں۔تو ہم یہی چاہیں گے کہ ہماری عورتیں جواتنی محنت بھی کرتی ہیں۔اور یہ وہ عورتیں ہیں جسے ہم home base worker کہتے ہیں میرے خیال میں غریب سے غریب تر ہیں کیونکہ انکا جو معاوضہ ہے جو اُجرت ہے کام کرنے کی وہ پانچ سو چھ سو سے زیادہ انہیں نہیں ملتا اور انہیں کوئی اور تحفظ لیبر لاء کے حوالے سے یا کوئی اور facilities نہیں دی جاتیں نہ انکی صحت کے بارے میں کوئی چیز ہوتی ہے۔یہ سارا دن کام بھی کرتی ہیں گھر کے کام بھی کرتی ہیں اور ان کی جو اُجرت ہے تو middleman ہوتے ہیں وہ بیچ میں آکر انکے کام کو آگے لیکر جاتے ہیں۔انہیں صحیح اُجرت اور معاوضہ نہیں ملتا تو اس چیز کو بالکل آگے ایوان سے بھی ہم درخواست کریں گے کہ اس میں ہماری چیز کی تائید کی جائے کہ home base worker کے لئے ایک قانون لایا جائے۔اور 25th,26th کو منسٹری آف لاء، وویمن منسٹری، سوشل ویلفیئر، مین پاور اور لیبر والوں کے ساتھ ملکر ایک میٹنگ بھی رکھ رہے ہیں جس میں اس چیز کو ہم آگے بھی لانا چاہ رہے ہیں۔تو ہماری یہ گزارش ہے کہ ہماری ان خواتین کو بالکل تحفظ دیا جائے اور آگے انکی محنت اور جو بھی چیزیں ہیں صلاحیتیں انکو آگے کرکے لایا جائے۔Thank you so much

جناب سپیکر: محترمہ نسرین کھیتران!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن روبینہ عرفان صاحبہ نے جو قرارداد پیش کی ہے۔اس سے پہلے last دور میں بھی پیش کی گئی تھی۔میں آپ سے یہ request کروں گی کہ اس میں تمام خواتین ممبران کے نام شامل کئے جائیں۔اور دوسرا اس قرارداد کو ہم ترمیم کے ساتھ کہ اسمیں صرف ہم ان عورتوں کو جو سمال انڈسٹریز میں کام کرتی ہیں بلکہ home worker ان کو بھی شامل کیا جائے۔اور انکے لئے بھی کوئی

قانون سازی بنادی جائے۔Thank you

جناب سپیکر: جی محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اپنے آنریبل منسٹر سے یہ بات کہتی چلوں کہ وہ خواتین جو گھروں میں کام کرتی ہیں کپڑے دھوتی ہیں یا گھروں کے کام کرتی ہیں وہ اس زمرے میں نہیں آتیں۔ according to UN کے کیونکہ last year , United nation میں بھی یہ قرارداد پاس ہوئی تھی تو انہوں نے یہی کہا کہ 42 ممالک نے وہاں پہ اسے مان لیا ہے۔اور انہوں نے یہی کہا ہے کہ اپنے ملکوں میں جا کر صوبوں سے اور نیشنل اسمبلی سے یہ قرارداد پاس ہو۔اس کے بعد کوئی ایسے قوانین ہوں جو گھر کی خواتین جو گھروں میں کام کرتی ہیں ان کے لئے بھی ایسے کچھ اقدامات اٹھائیں گے انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: okاور کوئی؟ سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

Mr . Speaker: Pir Abdul Qadir Gilani Sahib is on point of order.

پیر عبدالقادر گیلانی: شکریہ جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے کے اُوپر وزیراعلیٰ صاحب کی اور ہوم منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں لیکن اِس سے پہلے سپیکر صاحب! میں صرف آپ کو یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ آپ custodian of the House ہیں آپ کو اور تمام ممبران کو یہاں بات کرنے کا حق ہے چاہے وہ کسی کے بھی خلاف ہو۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔

پیر عبدالقادر گیلانی: دس پندرہ دن پہلے' وزیراعلیٰ صاحب سے request کروں گا کہ ذرا توجہ دیں۔ دس پندرہ دن پہلے نادرا کی ایک ٹیم لُونی جمالی کے علاقے میں شناختی کارڈوں کے اندراج کے لئے جارہی تھی۔ اور اُس کے ساتھ ہمارے کچھ پیپلز پارٹی کے ساتھی بھی تھے اور لوکل پیپلز پارٹی لُونی جمالی کا ہیڈ بھی وہاں موجود تھا ان کو راستے سے اغواء کیا گیا اور نادرا کی ٹیم والوں کا کیمرہ چھینا گیا ساری رات اُن کو جس بے جا میں رکھا گیا اور دوسرے دن لوگوں کے اثر ورسوخ استعمال کرنے کے بعد اور عوام کے شور کرنے کے بعد اُنہیں چھوڑا گیا۔لیکن اُنہیں لُونی جمالی کے علاقے میں شناختی کارڈ بنانے کی اور لوگوں کو رجسٹرڈ کرنے کی اجازت نہیں دی۔نادرا ministry of interior کے under آتی ہے اور data base جمع کرنا اور شناختی کارڈ کے معاملات سنبھالنا اُنکے ذمے ہیں۔اب تک انتہائی کوشش کے باوجود لوکل ڈُریجی کی پولیس اِس معاملے کے خلاف ایف آئی آر بھی نہیں کاٹ رہی اور ان کے خلاف کوئی ایکشن بھی نہیں لے رہی ہے کیونکہ اُس علاقے کے

با اثر لوگ اُن کے پیچھے ہیں۔ اور اُنہوں نے کہا ہے کہ لکھ روہیل لُونی اِن علاقوں کے اندر جس طرح باقی معاملات اُن کی اجازت کے بغیر حل نہیں ہوتے اِسی طرح اُس علاقے میں اُنہیں شناختی کارڈ بنانے کی اجازت بھی نہیں دی گئی آج تک اِس معاملے پر ایف آئی آر بھی نہیں کٹی۔ میں نواب صاحب سے اور انٹیریئر منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ اِس معاملے پر یا کوئی کمیٹی بنائی جائے یا فوراً اِس کے اُوپر ایکشن لیا جائے کہ عوام اِس معاملے میں بہت بے چینی محسوس کر رہے ہیں۔ کہ پہلے ہی بلوچستان میں کہا جاتا تھا کہ no go areas ہیں۔ جس کے اُوپر نواب اکبر بگٹی شہید کے علاقے میں اِتنا بڑا آپریشن ہوا کہ وہاں پر نواب صاحب وصولیات کرتے ہیں اور محصولات کی وصولی کرتے ہیں اور دوسرے کام کرتے ہیں۔ تو کیا ڈریجی بلوچستان کا علاقہ نہیں ہے؟ کیا صالح محمد بھوتانی صاحب وہاں پر اِتنے بااثر ہیں کہ وہ لوگوں سے چوتھا حصّہ ہر چیز پر وصول کریں۔ وہاں شناختی کارڈ بنانے کا لوگوں کو حق نہ ہو۔ ووٹر لسٹ میں نام درج کرانے کا حق نہ ہو۔ اِنہی جمالیوں کے بائیس سو نام اندراج کیئے گئے تھے لیکن اُن کے اُوپر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے اور انٹیریئر منسٹر سے اِس اسمبلی کے توسط سے درخواست کرتا ہوں کہ اِس معاملے کے اُوپر ایکشن لیا جائے اور اِس کی ایف آئی آر launch کی جائے۔ اور آئندہ اگر نادرا یا کوئی اور اِس طرف جائے لوگوں کو facilities دینے کے لئے تو اُنہیں مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

جناب سپیکر: ہوم منسٹر!

میر ظفر اللہ زہری (وزیر داخلہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آنرایبل ممبر کی باتوں کا آپ۔۔۔۔۔

وزیر داخلہ: اس مسئلے کو دیکھیں گے اور کارروائی ہوگی۔

جناب سپیکر: Chief Minister! would you like to comment on۔ جی. ok.

Honourable member's observation.ok جی آپ مطمئن ہیں ہوم منسٹر کی اسٹیٹمنٹ سے ، معزز ممبر!

پیر عبدالقادر گیلانی: میری request یہی تھی کہ وہ اِس معاملے کو دیکھیں۔ اور اب وہ دیکھ رہے ہیں تو انشاءاللہ اس مسئلے کو حل کریں گے۔

جناب سپیکر: تو آنریبل ہوم منسٹر نے کہا ہے کہ وہ اس معاملے کو دیکھیں گے۔

پیر عبدالقادر گیلانی: جی. Thank you very much.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr . Speaker: Mir Zahoor Hussain Khosa is on point of order.

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! آپکی اجازت سے اس ایوان کے ذریعے میں لیڈر آف دی ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ تین ماہ پیشتر بلوچستان میں ایک بڑی برسات ہوئی تھی جو مسلسل تین روز چلتی رہی۔ جس کی وجہ سے ضلع جعفر آباد، ضلع نصیر آباد اور ضلع جھل مگسی کا علاقہ جہاں چاول تیار تھا سارے تباہ ہو گئے۔ جسے ابھی کوئی لینے کے لئے تیار نہیں اس ایوان میں قرارداد بھی پاس ہوئی ہے کہ ان تینوں اضلاع کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ اس کی منظوری بھی ہوئی ہے لیکن ابھی تک آفت زدہ کا نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا ہے۔ تو لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ وہ مالیہ کے پیسے دیں۔ اگر یہ آفت زدہ قرار دیں گے تو زرعی قرضہ جات مرکزی حکومت معاف کرے گی۔ اس لئے لیڈر آف دی ہاؤس کو آپ کے توسط سے التماس ہے کہ اپنی کابینہ کی میٹنگ میں تینوں اضلاع کو آفت زدہ قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کریں۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ ریکارڈ پر آ گیا ہے یقیناً لیڈر آف دی ہاؤس نے اس کا نوٹس لیا ہوگا۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 21/مارچ 2009ء بوقت صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دو پہر بارہ بجے اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆